اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۱۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصرِ اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرکز کی ضرورت

"مسلم کلچر خطرہ میں ہے۔ مسلمانوں کا تمدن پامال ہو رہا ہے۔ دین مذہب تباہی کے قریب ہے" یہ وہ الفاظ ہیں جو معاصر "الامان" دہلی نے قصرِ اسلام کی حفاظت کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے ۱۵۔ اکتوبر کے پرچہ میں لکھے۔ یقیناً ایک دردمند مسلمان کے لئے یہ الفاظ نہایت تکلیف دہ ہیں۔ کہ وہ دین جسے صحابہ کرامؓ نے اپنے خونوں سے سینچا۔ وہ مذہب جس کی آبیاری کے لئے انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا اور جسے آئندہ نسلوں اور دور دراز ملکوں تک پہونچانے کے لئے انہوں نے ہر قسم کی صعوبتوں کو بخندہ پیشانی برداشت کیا۔ آج اس کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ کہ اغیار نہیں۔ دشمن نہیں۔ اپنے اور بیگانے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ تباہی کے قریب پہونچ گیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ آخر اس کا مداوا کیا ہے۔ معاصرؔ الامان نے یہ بالکل درست لکھا ہے کہ:۔

"خوف وہراس اس مرض کا علاج نہیں ہے۔ مشکلات آسانی سے حل نہیں ہوتیں اور مصائب محض خوف سے رفع نہیں ہوتے۔ تکلیف کے وقت آہ وزاری قدرتی بات ہے۔ لیکن صرف نالہ وفریاد پر قناعت کرنا عقلمندوں کا طریق نہیں۔ بلکہ اس کے دفعیہ کے لئے غور وفکر اور اس کے بعد موثر تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس وقت ایک دوسرے کو الزام دینا۔ دشمنوں کو صلواتیں سنانا گزشتہ واقعات پر حرب وضرب کی تیاریاں کرنا۔ اور آپس میں دست وگریبان ہونا فضول ہے بلکہ ٹھنڈے دل سے۔ پورے غور وخوض کے بعد کشتیٔ ملت کی ناخدائی کا سامان کرنا چاہیئے"

یہ سب کچھ درست۔ مگر یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ علاج وہی بھروسہ کے قابل ہوتا ہے۔ جو تجربہ میں آچکا ہو۔ اگر کسی مریض پر نئے تجربات شروع کر دیئے جائیں۔ تو اس کا بچنا محالات میں سے ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عقلمندی یہ نہیں۔ کہ خود تراشیدہ معالجات کی طرف نگاہ دوڑائی جائے۔ بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں نے کس طرح ترقی کی۔ اور اسی پر اب مسلمانوں کو گامزن ہونا چاہیئے۔

افسوس ہے۔ کہ معاصر "الامان" نے باوجود اس قدر صحیح نظریہ قائم کرنے کے اور مرض کی صحیح تشخیص کر لینے کے علاج کی تعیین میں وہی غلطی کھائی ہے۔ جس کا شکار عام طور پر مسلمان ہوتے رہتے ہیں یعنی اس نے مسلمانوں کی نکبت وادبار کا علاج یہ قرار دیا ہے۔ کہ بڑے بڑے دارالعلوم قائم کئے جائیں۔ جہاں مسلمان علماء کو اسلامی علوم کا ماہر بنایا جائے۔ مگر اسی ضمن میں لکھنؤ کے دارالعلوم کے متعلق یوں نوحہ خوانی کی ہے۔ کہ "کام کے آگے بڑھ جانے کا کیا ذکر ہے۔ خود ندوہ کی مرکزی درسگاہ اور اس کے درو دیوار قوم کے تغافل پر نالہ کناں ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ مسلمان اب بھی عقل وفراست اور عزم واستقلال سے کام لیں۔ اور آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے زبان کی بجائے عمل سے کام لیں"۔ جب ترقی کی یہ سکیم بھی ناکام ہو چکی ہے۔ تو مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس کے بعد ان کے لئے اسلام کی حفاظت اور اپنی ترقی کی کونسی راہ ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرونِ اولےٰ کے مسلمان محض اس لئے بامِ ترقی پر پہونچ گئے تھے۔ کہ وہ ایک مرکز کے ہاتھ پر جمع ہوئے تھے اور ایک راہنما کے تابع فرمان تھے۔ وہ اس کے ہر اشارہ پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے انہوں نے اپنا سب کچھ اس کے سپرد کر رکھا تھا۔ وہ اطاعت کے مجسمہ تھے۔ فرمانبرداری کی روح ان کی رگ رگ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ انہیں جو بھی حکم ملتا۔ اس کی بسر وچشم تعمیل کرتے۔ اسی روح نے انہیں دین ودنیا میں کامیاب کیا۔ اور یہی روح آج مسلمانوں کو کامیاب کر سکتی ہے۔ مگر یہ روح اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک ایک مرکز اور ایک امام نہ ہو۔ اور وہ امام خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ نہ ہو پس انفرادیت کی بجائے اجتماعیت اور لامرکزیت کی بجائے مرکزیت اختیار کرنی چاہیئے۔ اور ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ یہی کامیابی کا طریق اور یہی عروج حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت ہی عبرتناک ہے۔ اسلامی تعلیم سے وہ اس قدر بے بہرہ ہو چکے ہیں جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ مگر یہی بات خدا تعالےٰ کی رحمت اور شفقت کو حرکت میں لانے کا باعث بن چکی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اب اسلام کا عروج اور مسلمانوں کی ترقی کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ آپ کو قبول کریں۔ اور آپ نے اسلام کی جو تعلیم پیش

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین شاہ صاحب ناظر امور عامہ ٹیر یٹوریل کی بھرتی کے لئے شیخوپورہ تشریف لے گئے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سندھ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب ملک غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے دھرمسالہ میں

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جناب ملک غلام رسول صاحب شوق ایم اے کا تبادلہ لاہور سے دھرمسالہ ہو گیا ہے۔ اور آپ گورنمنٹ کالج دھرمسالہ کے پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔ ہم اس تقرر پر جناب ملک صاحب کی خدمت میں ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ عہدہ ان کے لئے ہر رنگ میں بابرکت ثابت ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجنیدِ خدام الاحمدیہ

جناب صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب گزشتہ ہفتہ اضلاع جالندھر اور ہوشیار پور کی جماعتوں میں ٹیریٹوریل کی بھرتی کے لئے تشریف لے گئے۔ ان جماعتوں میں نئی مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام اور مزید تجنید کی غرض سے خاکسار صدر محترم کے ہمراہ تھا۔ جن جماعتوں میں جانے کا موقعہ ملا خدا تعالےٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی۔ اس قلیل عرصہ میں اس قدر کامیابی سے معلوم ہوا۔ کہ اگر امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور دیگر ذی اثر اور مستعد اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض کو اپنے ہاں نوجوانوں کے سامنے نہایت احسن طریق پر پیش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ نوجوانانِ سلسلہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس منشاء کو پورا کرنے کی غرض کے لئے آگے نہ بڑھیں۔ چنانچہ اس تجربہ کی بناء پر نہایت وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بہت تھوڑے وقت میں نہایت آسانی کے ساتھ تمام جماعتوں میں مجالس قائم کی جا سکتی ہیں۔ امید ہے کہ کوئی جماعت بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس مبارک منشاء کو پورا کرنے کے لئے اس دوڑ میں پیچھے نہ رہے گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ سے متعلق لٹریچر و دیگر معلومات دفتر مجلس خدام الاحمدیہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ از راہ کرم جلد تر اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں۔

خاکسار عطاء الرحمٰن مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۳۷۹	محمد شفیع صاحب	ضلع گورداسپور	۱۳۹۵	شریف الدین صاحب	کوئٹہ بلوچستان
۱۳۸۰	بشیر احمد صاحب	" "	۱۳۹۶	جان محمد صاحب	مراد آباد
۱۳۸۱	حاکم بی بی صاحبہ	" "	۱۳۹۷	ننھے میاں صاحب	"
۱۳۸۲	رلدو صاحب	" "	۱۳۹۸	غلام نبی صاحب	"
۱۳۸۳	احمد بخش صاحب	" "	۱۳۹۹	جمال الدین صاحب	"
۱۳۸۴	بیر اندتا صاحب	" "	۱۴۰۰	تمیزاً خاتون صاحبہ	"
۱۳۸۵	غلام حسین صاحب	" "	۱۴۰۱	ایم محمد کنجو صاحب	} مالابار
۱۳۸۶	شمس اسلام صاحب	ضلع منٹگمری		این امیر احمد صاحب	
۱۳۸۷	عبد اللہ صاحب	" گورداسپور	۱۴۰۲	زین الدین صاحب	"
۱۳۸۸	مختار بی بی صاحبہ	" "	۱۴۰۳	ایم محمد کنجو صاحب ولد محی الدین صاحب	"
۱۳۸۹	موہن سنگھ صاحب	" "			
۱۳۹۰	بھاگ بھری صاحبہ	" گجرات	۱۴۰۴	اقبال بیگم صاحبہ	شاہ پور
۱۳۹۱	ایک صاحب	مراد آباد	۱۴۰۵	احمد الدین صاحب	گورداسپور
۱۳۹۲	چودھری خدا بخش صاحب	لاہور	۱۴۰۶	چودھری محمد علی صاحب	شاہ پور
۱۳۹۳	غلام مصطفٰے صاحب	"	۱۴۰۷	عبد الکریم صاحب	گورداسپور
۱۳۹۴	نواب الدین صاحب	امرتسر	۱۴۰۸	غلام محمد صاحب	"

خلافت جوبلی فنڈ میں سو فیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست

(۴)

خلافت جوبلی فنڈ میں جن احباب نے سو فی صدی چندہ ادا کر دیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جن احباب نے ابھی تک اپنا چندہ جوبلی ادا نہیں کیا۔ یا پورا ادا نہیں کیا۔ انہیں چاہیئے کہ بہت جلد اپنے ذمہ کا واجب الادا چندہ جوبلی ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

(۱) ڈاکٹر محمد یوسف صاحب مہرگاؤں حال سکھر } ۳۰۰/-

(۲) خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قادیان ۲۵۰/- وعدہ ۲۰۰ روپے کا تھا پچاس روپے زائد ادا کئے۔

(۳) خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی ۱۸۶/- وعدہ ۱۵۰ روپیہ کا تھا ۳۶ روپیہ زائد ادا کئے۔

(۴) شیخ حبیب اللہ صاحب خورم شہر ایران ۱۰۵/-

(۵) مولوی عبد القادر صاحب راجشاہی بنگال ۱۰۰/-

(۶) مفتی محمد صادق صاحب قادیان ۱۰۱/-

(۷) ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب دھلی حال لائل پور } ۱۰۵/-

(۸) بابو عبد الحمید صاحب جالندھر ۱۰۰/-

(۹) سید محمد سعید صاحب موتھ آبو ۱۰۰/-

(۱۰) ملک ظفر الحق صاحب ای۔ اے۔ سی ۲۵۰/-

(۱۱) مولوی خیر الدین صاحب امرادتی براد ۱۰۰/-

(۱۲) ڈاکٹر گوہر الدین صاحب برما ۱۰۰/-

(باقی)

ناظر بیت المال

تعلیم و تربیت

رمضان المبارک کے روزے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے روزے پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اس کے لئے اس مبارک مہینہ کے روزے رکھنے فرض ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضًا او علیٰ سفرٍ فعدۃ من ایام اخر (بقرہ پ۲) یعنی اے مسلمانو! تم میں سے جو شخص اس مہینہ میں موجود ہو۔ اسے چاہیئے۔ کہ اس مہینہ کے روزے رکھے۔ ہاں جو بیمار۔ یا مسافر ہو۔ وہ چھوڑ سکتا ہے۔ لیکن صحت ہونے پر اور اقامت کی حالت میں اسے پھر روزے رکھنے ضروری ہوں گے۔ اور دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی ہوگی:۔

قرآن کریم کی اس تاکیدی ہدایت کے ماتحت کسی مسلمان کو روزہ بغیر عذر شرعی کے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ لیکن عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ معمولی عذر اور بہانہ سے خدا کے اس فریضہ کو ٹال دیا جاتا ہے۔ اور پھر گلی۔ کوچوں اور شارع عام میں بیٹھ کر حقہ کی مجلس لگائی جاتی ہے۔ اور بعض لوگ تو برملا ہوٹلوں اور بازاروں میں بیٹھ کر تمام لوگوں کے سامنے کھاتے پیتے ہیں اور اس طرح رمضان المبارک کا احترام نہ صرف خود نہیں کرتے۔ بلکہ دوسروں کے لئے بھی ٹھوکر کا موجب بنتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے۔ کہ جس طرح نماز کا تارک اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا خدا کے نافرمانوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ کا تارک بھی خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ ایسے لوگوں کا یہ حال ہے۔ کہ وہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو خوش کرنے کے لئے ہر قسم کی مصیبت اختیار کرلیں گے۔ اور اگر بھوکا پیاسا رہنا پڑے تو بھوک بھی برداشت کرلیں گے۔ لیکن خدا کی معرفت اور محبت نہ ہونے کے باعث اس کے احکام کو توڑتے چلے جائیں گے نہ نماز کی پروا کریں گے۔ اور نہ روزہ کی اور اگر کبھی روزہ رکھ بھی لیں۔ تو باوجود روزہ کے خدا کی نواہی سے پرہیز نہیں کریں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہی لوگوں کے حق میں فرماتے ہیں۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ ان یدع طعامہ وشرابہ۔ کہ جو شخص جھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کو نہیں چھوڑتا تو خدا کو ایسے روزہ دار کے بھوکا رکھنے سے کوئی غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جن کو اپنے خدا سے محبت ہے۔ اور معرفت الٰہی حاصل۔ وہ اس کے سب حکموں پر لبیک کہتے ہیں:۔

الغرض دنیا میں کچھ تو وہ لوگ ہیں۔ جنہیں خدا کے احکام کی پروا نہیں۔ اور کچھ وہ ہیں۔ کہ جن کا کوئی قدم خدا کے حکم کے خلاف نہیں جاسکتا۔ ع

چراغ مردہ کجا۔ نور آفتاب کجا
ببیں تفاوت راہ۔ از کجاست تا بکجا

روزہ کیا ہے؟ ایک سچا مومن اپنے آقا اور مالک کے حکم کے ماتحت اپنے کھانے پینے کی اشیاء کو ترک کردیتا۔ اور اپنی بیوی سے علیحدہ رہتا ہے حالانکہ اس کا شخصی بقا۔ اور اس کی نسل کا بقاء انہی چیزوں پر منحصر ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ خدا کے حکم کے ماتحت اور اسے راضی کرنے کے لئے ایسا کرتا ہے یعنی روزہ رکھ کر اس بات کا ثبوت بہم پہونچاتا ہے۔ کہ اگر کسی وقت اسے خدا کی راہ میں اپنی جان دینی پڑے۔ یا اپنی اولاد کو قربان کرنا پڑے۔ تو اس کے لئے وہ حاضر ہوگا۔ اور اس سے وہ دریغ نہ کرے گا:۔

آہ مسلم قوم میں آج یہ وصف مفقود اور معدوم ہے۔ اس قوم میں کچھ لوگ اگر افراط کی راہ اختیار کئے ہوئے ہیں تو کچھ تفریط کی۔ حالانکہ خدا نے اسے برطبق آیت وکذالک جعلناکم امۃ وسطًا (بقرہ) حد اعتدال پر قائم ہونے والی امت بنایا تھا۔ جو افراط و تفریط سے پاک ہوتی ہے روزہ کے معاملہ میں ہی دیکھ لو۔ ایسے مسلمان بھی ہیں۔ جنہیں روزہ کی مطلقًا پروا نہیں ہے۔ ان کو نہ رمضان کے آنے کا علم ہوتا ہے۔ اور نہ جانے کا لیکن سب سے پہلے انہیں عید کے لئے نئے کپڑے وغیرہ بنوانے کی فکر ہوتی ہے۔ اور ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو ہر حال میں روزہ رکھتے چلے جاتے ہیں۔ اور سفر و حضر کی پروا نہیں کرتے۔ نہ بیماری کا خیال رکھتے ہیں۔ حالانکہ جبکہ خدا نے مریض اور مسافر کو رخصت دی ہے۔ تو پھر اس رخصت سے فائدہ نہ اٹھانا خودسری ہے:۔

بعض جہلاء تو ایسے بچوں کو بھی روزہ رکھوا دیتے ہیں۔ جن پر شریعت کی رو سے روزہ فرض نہیں ہوتا۔ اور ان کی اس جہالت اور نادانی کے نتیجہ میں بعض بچوں کی خداداد طاقتوں میں نقصان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا جن پر روزہ فرض ہے۔ وہ تو رکھتے نہیں۔ اور نہ رکھوانے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن وہ جن پر فرض نہیں۔ اُن سے روزہ رکھوایا جاتا ہے۔ یا للعجب ایسی لوگ ہیں۔ جو خدا کو اپنے زور بازو سے راضی کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی رضاء کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کے اوامر و نواہی کے مطابق عمل ہو۔ اور ہر شخص سمجھے۔ کہ جہاں خدا کا حکم ہو۔ کہ ایسا کرو۔ وہاں کرنے میں خدا کی رضامندی ہے۔ اور جہاں خدا کی طرف سے ممانعت ہو۔ وہاں رکنے میں خدا راضی ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ اس حقیقت کو سمجھتے ہی نہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کی مرضی کے تابع ہو کر نہیں۔ بلکہ اپنی مرضی کے تابع ہو کر سب کام کرتے ہیں۔ اور پھر خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم خدا کے احکام کی بجا آوری کر رہے ہیں۔ حالانکہ اصل اسلام یہ ہے۔ کہ انسان اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضئ خدا

اللہ تعالےٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جنہوں نے افراط و تفریط سے محفوظ کر کے جماعت احمدیہ کو صراط مستقیم پر چلایا۔ آپ روزہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہِ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پاوے۔ اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے۔ نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو۔ یا بہت۔ اور سفر چھوٹا ہو۔ یا لمبا۔ بلکہ حکم عام ہے۔ اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتوےٰ لازم آئے گا" (بدر ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

درحقیقت اگر ہم غور کریں۔ کہ باوجود خدا کی طرف سے رخصت کے بیمار اور مسافر کیوں روزہ رکھ لیتے ہیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ اگر اب روزہ چھوٹ گیا۔ تو پھر روزہ رکھنا مشکل ہوگا۔ اور اس طرح وہ اپنی مرضی کو پورا کرتے ہیں۔ اور خدا کے حکم کے ماتحت عمل نہیں کرتے۔ حالانکہ خدا دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ میری مرضی پر کون چلتا ہے پس جو شخص سفر اور بیمار ہونے کی حالت میں رخصت سے فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسرے دنوں میں روزے رکھتا ہے۔ درحقیقت وہی خدا کے نزدیک سچا مسلم اور فرماں بردار ہے:۔

اے اللہ! ہم سب کو توفیق دے۔ کہ ہم تیری مرضی کے مطابق کام کریں۔ اور تیرے فرماں بردار بندوں میں ہمارا شمار ہو۔ آمین:

خاکسار۔ قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ قادیان

احمدی مبلغ امریکہ کے لیکچروں کے متعلق ایک غیر مسلم کے تأثرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک امریکن مسٹر ایچ جے ینگ لکھتے ہیں:-

مجھے گذشتہ دنوں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے مبلغ احمدیہ وائیڈ مسلم سن رائز کے لیکچروں کو سننے کا سننے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ لیکچر شکاگو کی عظیم الشان آڈیٹوریم بلڈنگ میں ہوئے۔ سمجھدار طبقہ کے حاضرین کی تعداد بہت کافی ہوتی تھی۔ لیکچروں کے موضوع بہت وسیع تھے۔ مثلاً "مسئلہ فلسطین کا حل" "دنیا کا نیا انتظام" اور یسوع مسیح کی غیر معلوم زندگی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سلسلہ کوئی دو ہفتے جاری رہا۔ مسئلہ فلسطین پر اظہار خیالات کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ برٹش گورنمنٹ نے وہاں یہود کا قومی گھر بنا کر سخت ناانصافی کی ہے۔ کیونکہ یہ سرزمین عرصہ دراز سے مسلمانوں کے نزدیک مقدس چلی آتی ہے۔ نیز یہ ان وعدوں کے بھی سراسر خلاف ہے۔ جو برطانیہ نے ۱۹۱۵ء میں مسلمانوں سے کئے تھے۔ جب کہ اس نے ترکی کے خلاف ان سے امداد لی تھی۔ اور وعدہ کیا تھا۔ کہ اس کے عوض وہ مقدس سرزمین میں آزاد عرب ریاست کے قیام میں مدد دے گی۔ آپ نے کہا کہ فلسطین تیرہ سو سال سے عربوں کا وطن چلا آتا ہے۔ اور تاریخ سے ثابت ہے کہ یہود وہاں تھوڑے ہی عرصہ سے آباد ہیں۔ مسلمانوں کے اقتدار کے زمانہ میں تو وہاں ہر طبقہ کے لوگوں میں امن و امان رہا ہے۔ لیکن برطانوی استعمار کا بیس سالہ دور خونریزی اور فسادات سے مملو ہے۔ آپ نے کہا کہ فلسطین کو انگریزوں نے فتح نہیں کیا۔ اس لئے ان کا کوئی حق نہیں۔ کہ ایک ایسے ملک کو جو مفتوح نہیں بلکہ دوست اور مددگار ہے اور جس نے ترکی کے خلاف ان کی مدد کی تھی۔ اسے تقسیم کرتے پھریں۔

دنیا کے لئے ایک نیا نظام پیش کرتے ہوئے آپ نے اسلام کی تعلیم کو پیش کیا۔ اور مثالوں سے واضح کیا۔ کہ اسلام میں اس وقت کی تمام روحانی اور مادی مشکلات کا حل موجود ہے۔ اسلام نے تمام مذاہب کے لئے احترام کا حکم دیا ہے۔ اور رواداری سکھلائی ہے۔ اسلام نے بتایا ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف نبی آتے رہے ہیں۔ اور اسلام تمام مذاہب کے اصولی اتحاد کا حامی ہے۔ موجودہ زمانہ کی اقتصادی اور سیاسی مشکلات کا حل بھی اسلام میں موجود ہے۔ آپ نے اس بات کو بھی مثالوں سے واضح کیا۔ مثلاً اگر امریکہ میں اسلامی اصول رائج ہو جائیں۔ تو یہاں لوگ بڑی بڑی جائدادیں پیدا نہیں کر سکیں گے کیونکہ ایک شخص کے مرنے پر اس کی جائداد اس کے رشتہ داروں کے ایک وسیع طبقہ میں تقسیم کی جائے گی۔ اور اس کی زکوٰۃ جمع کر کے غرباء کی ضرورتوں پر خرچ کی جائے گی۔ اسلام نے سود کی ممانعت کر دی ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو تمام ماہرین اقتصادیات اس بات پر متفق ہیں۔ کہ قرضہ پر سود کی ممانعت ہونی چاہیئے۔ جب کوئی شخص سود پر قرض لیتا ہے۔ تا اس سے اپنے روزمرہ کے اخراجات چلائے۔ تو وہ اکثر اسے ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ اور اس وجہ سے سود بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پیداوار پر سود کا اثر مزدوروں پر پڑتا ہے۔ اور ان کے لئے نقصان کا امکان ہوتا ہے سود کی وجہ سے سرمایہ دار محفوظ رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ مگر اسلام کے پیش کردہ اصل کے ماتحت سرمایہ دار اور مزدور نفع اور نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ اور اس لئے کسی سے کوئی ناانصافی نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ سود بسا اوقات جنگ کا موجب بھی ہوتا ہے۔ اگر متعلقہ حکومتیں سود پر قرض حاصل نہ کرتیں۔ تو گذشتہ جنگ عظیم نہ لڑی جا سکتی۔ آپ کا آخری لیکچر "حضرت یسوع مسیح کی غیر معروف زندگی" کے متعلق تھا۔ آپ نے ایک روسی سیاح نکولس نوٹوچ کی ایک کتاب کا حوالہ دیا۔ جس نے اپنی سیاحت کے بعد لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح تیرہ سے ۲۹ سال تک ہندوستان میں رہے ہیں۔

آپ نے بتایا۔ کہ حضرت یسوع کو صلیب پر لٹکایا تو گیا۔ مگر آپ مرے نہیں صرف بے ہوش ہوئے۔ اور دوستوں و مریدوں کے علاج سے تندرست ہو کر ہندوستان کو چلے گئے جہاں بنی اسرائیل کی بارہ قوموں میں سے باقی رہتی تھیں۔ اور اس طرح اپنے مشن کی تکمیل کی۔

آخر میں مَیں صوفی صاحب کو جو ایک عظیم المرتبت ہستی ہیں۔ خراج تحسین ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ نے جو لیکچر دیئے ان سے آپ کی روانی و فصاحت اور زبان انگریزی پر قدرت واضح تھی۔ اور دلائل نہایت معقول تھے۔ اور صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ تیاری کے لئے بہت تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔ آپ نہایت سادہ اور بلند اخلاق انسانیت کی زندہ مثال اور محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے صحیح معنوں میں پیرو ہیں۔

تاریخ ہجری کا استعمال اور رمضان المبارک

رمضان المبارک مومن کے لئے بہت سے روحانی سبق اپنے اندر رکھتا ہے جن سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ ایک سبق یہ بھی ہے۔ کہ ان ایام میں ہر مسلمان تاریخ ہجری کو جانتا اور یاد رکھتا ہے۔ باقی مہینوں میں تو ہجری تاریخ کے یاد رکھنے کے لوگ بالعموم عادی نہیں ہوتے۔ لیکن رمضان میں روزوں کے رکھنے کے باعث انہیں تاریخیں یاد رہتی ہیں۔ چاہیئے کہ جس طرح رمضان کے روحانی سبق باقی گیارہ مہینوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور مومن ان مہینوں میں بھی نیکی اور تقوٰے کا نمونہ ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر مہینوں میں وہ تاریخ ہجری کو یاد رکھے۔ اور اسے استعمال کرے۔ جس طرح ماہ رمضان المبارک میں یاد رکھتا ہے۔ اگر احباب ذرا سی بھی توجہ فرمائیں تو ہجری مہینوں کی تاریخ کو بآسانی یاد رکھ سکتے ہیں۔ اس کا استعمال اپنا شیوہ بنا سکتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ کہ میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل پیرا رہو۔ تاریخ ہجری کا استعمال خلفائے راشدین کی سنت ہے اس لئے ضروری ہے کہ تمام احمدی احباب اپنے خطوط اور کاروبار میں مقدور بھر کوشش کریں کہ ہجری تاریخ کو استعمال کریں۔ یہ ایک سنت کا احیاء اور کار ثواب ہے رمضان المبارک کے دیگر سبقوں میں سے ایک اہم سبق تاریخ ہجری کا استعمال اور اس کی ترویج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے آمین

خاکسار ابوالعطا جالندھری

اختلافی مسائل پر منڈی ملوٹ میں کامیاب مناظرہ

مولوی عبد الفتاح صاحب سکنہ قبر والا نے جناب پیر اکبر علی صاحب فیروز پور سے کہا۔ کہ میں چونکہ عمر رسیدہ ہو گیا ہوں۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ تحقیق حق کے لئے آپ کے اور ہمارے درمیان ایک فیصلہ کن مناظرہ ہو جائے۔ چنانچہ پیر صاحب موصوف نے یہ چیلنج مناظرہ منظور کر لیا۔ اور ۲۸، ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء کو بمقام منڈی ملوٹ مناظرہ ہونا قرار پایا۔ جماعت احمدیہ کے مناظر مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ صاحب جالندھری تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے سائیں لال حسین اختر۔ مسائل زیر بحث وفات مسیح ناصری۔ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ ۲۸ ستمبر کو اول الذکر دو مضامین پر بحث ہوئی۔ جس میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مولوی ابوالعطاء صاحب نے ہر دو مضامین کے متعلق پوری وضاحت اور دلائل قاطعہ سے ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔

۲۹ ستمبر کو تیسرے مناظرہ کا وقت ۸½ بجے صبح تھا۔ لیکن جب ہماری طرف سے مناظرہ شروع کرنے کے لئے کہا گیا تو کہنے لگے کہ ہم ۹½ بجے شروع کرینگے آخر جب خود ان ہی کا آدمی اُن کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو کہنے لگے۔ ہاں ہم نے کہا تھا۔ کہ ۸½ بجے صبح آ جانا۔ لیکن مناظرہ ۸½ بجے ہی شروع ہوگا۔ جس پر انہیں کہا گیا کہ ایک گھنٹہ فریق ثانی کو بیٹھا رکھنے میں کیا حکمت تھی۔ پھر کہنے لگے ہم مناظرہ چھ گھنٹے کریں گے۔ ہم نے کہا یہ محض شور ڈالنے کے لئے ہے۔ ورنہ تم چار گھنٹے بھی نہ کرو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور باوجود اس فیصلہ کے کہ مناظرہ جمعہ سے پہلے ختم ہوگا۔ خود بخود ایک بجے ہمارے مناظر کے دلائل کے مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے میدان چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر قریب تین بجے کے عوام میں سبکی ہونے کے ڈر سے ہماری طرف ان الفاظ پر مشتمل ایک رقعہ بھیجا۔ کہ آپ کے اور ہمارے درمیان آج مناظرہ صدق و کذب مرزا پر ہو رہا ہے جمعہ کی وجہ سے مناظرہ بند کر دیا گیا تھا۔ ۱۰ منٹ تقریباً مناظرہ باقی ہے۔ ہم آپ کے منتظر ہیں جلد تشریف لائیں۔

اس رقعہ کا جواب پیر صلاح الدین صاحب پلیڈر صدر مناظرہ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ دیا گیا۔ آپ نے شرائط کو ہر ایک طرح سے توڑا ہے۔ اور آخر میں باوجود اس کے کہ خود کہا تھا کہ مناظرہ ختم کرنے کے بعد جمعہ پڑھنے جائیں گے اور وقت بھی ہو گیا تھا۔ پھر بھی بغیر ہم سے فیصلہ کئے خود بخود اُٹھ کر چلے گئے۔ جب آپ میدان مناظرہ بغیر فریق ثانی سے فیصلہ کئے چھوڑ گئے تو اس کے یہی معنی ہیں۔ کہ آپ مناظرہ سے عاجز آ گئے ہیں۔ اور مزید اس کی تاب نہیں رکھتے۔ بہرحال آپ خود پیچھا چھڑا کر چلے گئے۔ اب شاید آپ نے یہ خیال کیا ہے۔ کہ لوگوں کے درمیان سبکی نہ ہو۔ اس لئے یہ رقعہ بھیجا ہے۔ لیکن پہلے مناظرہ کے میدان کو یکطرف طور پر چھوڑنے سے آپ شکست خوردہ ثابت ہو چکے ہیں اب اگر آپ کسی اور مناظرہ کے لئے سلسلہ گفت و شنید شروع کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے باقاعدہ گفتگو کیجئے۔ اس طرح رقعہ بھیجنے سے لوگوں کو دھوکہ دینے سے کیا فائدہ۔ ہم ہر وقت احقاق حق کے لئے بشرائط و لحاظ وقت حاضر ہیں۔ اب چونکہ مطابق پروگرام ہمیں آج گھر جانا ضروری ہے۔ شائد اسی لئے آپ نے یہ رقعہ بھیج دیا ہے۔ کہ تا لوگوں میں غلط پروپیگنڈا کر سکیں۔

اس خط کا غیر احمدیوں کی طرف سے چار بجے تک کوئی جواب نہ آیا۔ آخر ہم ملوٹ سے واپس آ گئے۔ تینوں مناظروں میں غیر احمدی مناظر اور صدر نے گالیاں دینے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا بلکہ اسے اپنا فرض منصبی سمجھ کر پوری تندہی سے سرانجام دیا۔ جس کا نتیجہ لوگ خشمگیں ہو کر ان کے اس پر اُتر آئے۔ تمام راست باز۔ اور حق پسند لوگوں پر یہ واضح ہو گیا۔ کہ صداقت کس طرف ہے۔ اور صحیح اسلامی نمونہ کونسا فریق دکھا رہا ہے۔ منہ و صاحبان تو خصوصیت سے با آواز بلند کہہ رہے تھے۔ کہ "غیر احمدی گالیوں پر اتر آئے ہیں۔ آپ ان کی گالیوں کا جواب کیوں نہیں دیتے"۔ ہم نے کہا کہ ہماری تعلیم یہ ہے کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

خاکسار۔ محمد عبد اللہ قریشی سکریٹری فاضلکا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ نے پانچ ہزاری فوج میں نام لکھوا لیا؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعائے مستجاب کے حصول کے لئے ہر ایک مومن مخلص کے دل میں شدید تڑپ اور خواہش ہے۔ اور خصوصاً رمضان المبارک کے مبارک ایام میں۔ پس وہ لوگ جنہوں نے تحریک جدید کے جہاد اکبر میں حصہ لیا ہے۔ اور وہ بفضل خدا تحریک جدید کی قربانیاں کرتے ہوئے مہدی صحابہ ہیں۔ انہیں معلوم رہے کہ تحریک جدید کی طرف سے ۲۹ رمضان المبارک کے دن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور تحریک جدید کے ان کارکنوں کی فہرست پیش کی جائے گی جنہوں نے تحریک جدید کے کامیاب بنانے میں نمایاں حصہ لیا نمایاں حصہ سے مراد یہ ہے کہ جنہوں نے وعدوں کے لینے میں محنت سے کام کیا۔ اور پھر وعدوں کی وصولی میں ان تھک کوشش کی۔ اور اب تک ان کی جماعت کا وعدہ سو فیصدی یا کم سے کم پچانوے فیصدی پورا ہو چکا ہو۔ جن جماعتوں کے کارکنوں نے یا دوسرے احباب نے اپنے وعدوں کو سو فیصدی یا پچانوے فیصدی پورا کر لیا ہے۔ ان کا کام اچھا سمجھا جائے گا۔ اور ان کے نام حضرت امیر المومنین کے حضور دعا کے لئے ۲۹ رمضان المبارک کو پیش کئے جائیں گے۔ پس ہر جماعت کا ہر کارکن کوشش کرے اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرے۔ تا اس کا نام بھی فہرست میں آ جائے۔

دوسرے یہ بھی یاد رہے کہ جو دوست اپنے وعدوں کو اسی یا نوے فیصدی نہیں بلکہ سو فیصدی پورا کر دیں گے۔ اور ۲۹ رمضان المبارک تک ان کا چندہ مرکز میں داخل ہو جائے گا۔ ان کے نام بھی اس تاریخ کو دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

پس کارکنوں کے علاوہ جن دوستوں کا چندہ سو فیصدی نہیں۔ انہیں اپنی رقم فوری ادا کر دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کا نام جہاں دعا کے لئے حضرت کے حضور پیش کیا جائے وہاں ان کا نام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج کے رجسٹر میں بھی آ جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وصایا کی منسوخی کا اعلان

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے منسوخ کر دی ہیں:-

(۱) مفتی عبد السلام صاحب ابن مفتی محمد صادق صاحب کراچی وصیت نمبر ۱۹۱۲ بوجہ حصہ آمد کی وصیت نہ کرنے کے۔

(۲) ماسٹر نذیر احمد صاحب برق نمبر ۳۰۶۷ بوجہ عدم ادائیگی حصہ آمد۔

(۳) عبد الحی صاحب عرب مرحوم۔

(۴) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم لاہور۔

(۵) قاضی ضیاء اللہ صاحب حافظ آباد۔ بوجہ حصہ آمد کی وصیت نہ کرنے کے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ایک تیراکی میں ماہر احمدی نوجوان کو سمندر میں خوفناک حادثہ

شیخ محمد شفیع صاحب احمدی لودھیانوی کچھ عرصہ سے بمبئی میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں - ان کا نوجوان فرزند شیخ محمد رفیق احمدی تیرنے میں خاص مہارت رکھتا ہے - چند دن ہوئے سمندر میں تیرتے وقت اسے ایک غیر معمولی خطرناک حادثہ پیش آیا۔ مگر خدا تعالے کے فضل سے وہ اس سے بچ نکلا - اس واقعہ کا ذکر بمبئی کے اخبارات نے پہلے صفحہ پر سب سے پہلے نہایت نمایاں طور پر کیا ہے - چنانچہ اخبار "بمبئے سنٹینل" ۲ راکتوبر ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں نوجوان موصوف کا فوٹو دے کر جو خبر شائع کی گئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے - اخبار مذکور لکھتا ہے۔

مسٹر شیخ طویل فاصلہ تک تیرنے میں ماہر ہے - اور کئی آبی چیمپین شپس اور تمغے وغیرہ حاصل کر چکا ہے - نوجوان مذکور مبرین لائینز کے رقبہ کے قریب سمندر میں داخل ہوا - اور جب مالابار ہل کی جانب قریباً دو میل دور تک تیرتا چلا گیا - تو ایک بڑی مچھلی نے جو بارہ فٹ سے زیادہ لمبی تھی - اس پر حملہ کر کے اسے بری طرح مجروح کر دیا - مسٹر شیخ نے بڑی ہمت سے کام لے کر اور سخت تکلیف اٹھا کر قریباً پون گھنٹہ خوفناک دشمن کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور غوطے لگا کر اس سے بچ نکلنے کی سرتوڑ کوشش کی - مگر وہ برابر پیچھے لگی رہی - آخر کار موت و حیات کی شدید کشمکش کے بعد مسٹر شیخ اس سے رہائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا - اور کنارے کی طرف جس قدر جلد ممکن تھا تیر کر آنے لگا - آخر جب کنارے پر پہنچا - تو اس قدر تھک چکا تھا - کہ انتہائی کوفت کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا - شارک کے کاٹے ہوئے گہرے زخموں سے خون جاری تھا - اس وقت اس کے ایک دوست نے اسے جی - ٹی ہسپتال میں پہنچایا - جہاں علاج کیا گیا - اور پھر وہ گھر پہنچا۔

ہم مسٹر رفیق کے تیراکی میں امتیاز پیدا کرنے پر جہاں مسٹر رفیق کے متعلق خوشی کا اظہار کرتے ہیں وہاں انہیں اور ان کے والد شیخ محمد شفیع صاحب کو خوفناک حادثہ سے بخیریت رہنے پر مبارک باد کہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کے غرور کا سر نیچا

صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے بڑے طمطراق اور غرور کے ساتھ اپنی ایک تقریر میں کہا تھا - کہ نومبر کے مہینے میں ہم قادیان جا کر تبلیغی کانفرنس کریں گے - اور پھر دیکھیں گے کہ کون روکتا ہے ؟ مگر اللہ تعالٰے نے جو دلوں کے بھید جانتا ہے - اور جسے اشرار کے منصوبوں کا پورا پورا علم تھا - اس نے ماہ نومبر کے شروع ہونے سے قبل ہی ان کے شر کے روکنے کا انتظام کر دیا - اور وہ اس طرح کہ احرار دھڑا دھڑ گرفتار کئے جا رہے ہیں - مولوی عطاء اللہ صاحب امیر شریعت احرار کے ساتھ اللہ تعالٰے کا کئی سال سے یہ دستور چلا آتا ہے کہ شاید ہی کوئی رمضان کا مہینہ ایسا گذرا ہو - جب کہ وہ جیل میں بند نہ ہوئے ہوں احرار نے چاہا تھا کہ تبلیغی کانفرنس کا ڈھونگ رچا کر اور مذہبی تبلیغ کا نام لے کر قادیان کی پاک بستی میں جماعت احمدیہ کے مقدس پیشواؤں کی شان میں بد زبانی کریں لیکن اللہ تعالٰے نے ان کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا - اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہامی شعر کا مصداق بنا دیا - ؎

کافر جو کہتے تھے وہ نگوں سار ہو گئے جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

(حافظ سلیم)

ریسٹورین

حیرت انگیز طاقت بخشنے والی دوا ہے کھوئی ہوئی طاقتوں کو واپس لا کر دوبارہ جوانی کا منہ دکھاتی ہے - جسم میں بے حد طاقت و چستی پیدا کرتی ہے قیمت صرف دو روپیہ علاوہ محصولڈاک **تریاق نسواں** یہ نسخہ مرض اٹھرا کے لئے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا مجرب ہے جو کو ڈبوں کے مول آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے ضرورتمند اس کو فوراً منگوالیں - دس ماہ کی مکمل خوراک صرف دو روپیہ علاوہ محصول پتہ **ریسٹورین لیبارٹری** پروپرائٹر سید خواجہ علی قادیان پنجاب

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے - باقی سب سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ - ڈلہوزی - کانگڑہ - دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں - گدیاں سپرنگ دار - لاریاں بالکل نئی - مسافر کے لئے آرام دہ ہیں - وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے - شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے - جو کہ وقت کی پابند ہے - قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینجر کراؤن بس سروس بشمولیت پاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

استانی کی ضرورت

ضلع ملتان کے ایک گاؤں میں ایک جے - وی ٹرینڈ استانی کی ضرورت ہے تنخواہ ۲۵/ ماہوار ہوگی - امیدوار کو چاہئیے - کہ صاحب انسپکٹر مدارس کو مخاطب کر کے درخواست لکھے کہ میں پرائمری یا مڈل (جو پاس کیا ہو) جے - وی ہوں - ملازمت کرنا چاہتی ہوں۔

اپنا پورا پتہ علیحدہ کاغذ پر لکھ کر درخواست کے ساتھ لگا دیا جائے - شادی شدہ عورت کو ترجیح دی جائے گی - درخواستیں جلد نظارت ہذا میں پہنچنی چاہئیں

ناظر امور عامہ - قادیان

غیر احمدی کو تحفہ

اگر آپ دینا چاہیں تو ایک کتاب "قول سدید" منگوا لیجئے - تبلیغ کے واسطے اس سے زیادہ دلچسپ کتاب آپ کی نظر سے ہرگز نہ گذری ہوگی - قیمت تین روپیہ کے بجائے ۱۲ تھوڑی سی باقی ہیں اس لئے آج ہی انگین کالج انگین روڈ دہلی سے منگوا لیجئے۔

مکان برائے فروخت

محلہ دار الرحمت میں ایک مکان متصل گرلز ہائی سکول اور ایک کنال زمین بر لب سڑک جس پر پانچ عدد دکانیں تعمیر ہو سکتی ہیں - قابل فروخت ہے خواہشمند اصحاب مجھ سے مل کر قیمت کے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(میاں) محمد اکبر علی سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائیٹیز محلہ دار الرحمت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگلستان کی خبریں

لنڈن سے ۱۹ - اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ترکی کے ساتھ سمجھوتہ پر آج شام انقرہ میں دستخط ہو جائیں گے گو معاہدہ کے متن کا تا حال علم نہیں ہو سکا مگر اس کے رو سے تینوں ملک بحیرہ روم میں ایک دوسرے کی ہر رنگ میں امداد کے پابند ہوں گے۔ ریاست ہائے بلقان میں قیام امن کے متعلق تینوں ملک باہم مشورہ سے کام کریں گے۔ جرمنی میں اس معاہدہ کی وجہ سے سخت مایوسی پھیل گئی ہے۔ ترکی کے ایک سرکاری نمائندے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ روس نے چند ایسی شرطیں پیش کی تھیں جن سے ترکی کی آزادی پر زد پڑتی تھی۔ ہم درہ دانیال میں اپنی طاقت میں کمی گوارا نہیں کر سکتے۔

لیبر پارٹی کے لیڈر نے نوٹس دیا ہے کہ ان کی پارٹی آئندہ جمعرات کو پارلیمنٹ میں جنگ اور ہندوستان کے موضوع پر بحث کا آغاز کرے گی۔

ڈیوک آف گلوسٹر فرانس اور برطانیہ کی افواج میں روابط اور میل جول قائم رکھنے کے افسر ہیں۔ آج آپ نے ڈیوک آف ونڈسر کے ہمراہ مغربی محاذ پر برطانوی افواج کا معائنہ کیا۔ برطانوی کمانڈر انچیف لارڈ گورٹ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

آج شام ملک معظم اور ملکہ معظمہ انڈیا ہاؤس میں تشریف لائے۔ سر فیروز خان نون ہائی کمشنر نے آپ کا استقبال کیا۔ یہیں آپ نے ہندوستانی طلباء و طالبات کو شرف باریابی بخشا۔ اور ان سے مختلف مسائل پر بات چیت کرتے رہے۔

گذشتہ شب برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے جرمنی کے شمال مغرب میں کامیابی سے پرواز کی۔ اور اپنے پروگرام کے مطابق عمل کرنے کے بعد بخیریت واپس آ گئے۔

روم ۱۹ - اکتوبر اطالوی حلقوں میں ترکی و روس کے مابین معاہدہ نہ ہونے کو برطانیہ و فرانس کے تدبر کی شاندار کامیابی سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ سال گذشتہ کے مقابلہ میں آئندہ سال پندرہ لاکھ ایکڑ زیادہ زمین کاشت کی جائے گی ماہرین زراعت کی کمیٹیاں ہر ضلع میں بنا دی گئی ہیں۔ گذشتہ جنگ میں برطانیہ کے پاس جدید قسم کے مشین سے چلنے والے ہل صرف ایک سو تھے۔ مگر آج پچاس ہزار ہیں۔

پولینڈ کی ایک آب دوز کشتی جو ٹالن سے بھاگ کر سویڈن کی ایک بندرگاہ پر لنگر انداز ہو گئی تھی۔ اور جس کی تلاش ہو رہی تھی۔ ۱۴ - اکتوبر کو برطانوی بندرگاہ میں پہنچ گئی۔

دفتر نو آبادیات نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی رعایا کے تمام افراد خواہ وہ یورپین ہوں۔ یا دوسری کسی نسل کے برطانوی فوج میں مساوی درجہ کے حقدار ہوں گے یہ اعلان ہندوستان - نو آبادیات اور دوسرے زیر انتداب علاقوں کے افراد پر حاوی ہوگا۔

بمبئی ۱۹ - اکتوبر بحری حکام کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ۱۷ - اکتوبر کے بعد مشرقی ساحل پر کوئی قابل ذکر بحری حادثہ ظہور پذیر ہوا۔ ۱۴ - سے ۱۸ - اکتوبر تک چار دن کے عرصہ میں دشمن کے آبدوزوں نے اتحادیوں کے ۳۸۵۶۴ ٹن وزنی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔ اتحادیوں کے جہازوں نے جرمن آب دوزوں پر چار کامیاب حملے کئے۔

۱۹ - اکتوبر دار الامراء میں لارڈ سینکے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو وفاداری کا صلہ درجہ نو آبادیات کی صورت میں دیا جائے گا۔ بلکہ میں تو اس سے بھی زیادہ کا امید ہوں۔ جنگ کے متعلق مشاورتی کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ اس میں وزیر اعظم بھی لئے جائیں۔

اسوقت تک مغربی محاذ پر برطانوی ہوائی جہازوں نے کوئی سرگرمی نہیں دکھائی۔ مگر اب وہ اس کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں۔ کہ جونہی حکم ہو۔ موجودہ تعطل کو دور کیا جائے۔ عنقریب وہ حملے شروع کریں گے۔

انگلینڈ کے ایک کارخانہ دار سر وکٹر ساسون نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت کو جنگی ضروریات کے لئے دس ہزار پاؤنڈ دیں گے۔

وزارت بحریہ کا اعلان ہے کہ بحری فوج نے اس ہفتہ ۲۳ ہزار ٹن بحری مال ضبط کیا ہے۔ پچھلے ہفتہ ۳ لاکھ ۲۸ ہزار ٹن کیا گیا تھا۔

جرمنی کی خبریں

پیرس ۱۹ - اکتوبر یہاں کے ریڈیو سٹیشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ برلن سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ فرانسیسی میگنٹ لائن کو توڑنے کے لئے دس لاکھ جرمنوں کی جانیں قربان کر دینے کے لئے تیار ہے۔

اتحادیوں کے ساتھ ترکی کے معاہدہ سے جرمنی میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ انقرہ میں مقیم جرمن سفیر اپنی حکومت کو حالات سے آگاہ کرنے کے لئے برلن روانہ ہو گیا ہے۔

بارش کی وجہ سے دریائے رائن میں سخت طغیانی آ گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ سیگفرڈ لائن میں بھی پانی بھر گیا ہے۔ اور شب و روز پمپوں سے نکالنے کی آوازیں فرانسیسی علاقہ میں سنائی دیتی ہیں۔ یہ لائن زیر آب ہے۔ ماہرین جنگ کی رائے ہے۔ کہ اس زمانہ میں جرمنوں کے لئے حملہ کرنا سخت دشوار ہے۔ اور غالباً وہ اسی لئے تاخیر کر رہے ہیں۔

جرمن وائرلیس سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر ہمارا پہلا مرحلہ ختم ہو چکا ہے۔ دشمن کی جو فوج سار کے علاقہ میں تھی وہ پیچھے ہٹ چکی ہے۔ گو جرمن فوجوں نے تا حال سرحد کو عبور نہیں کیا۔

لنڈن ۱۹ - اکتوبر وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل پھر دشمن کے ہوائی جہاز سکاپا فلو کی طرف آتے ہوئے دیکھے گئے۔ مگر انہوں نے کوئی بم وغیرہ نہیں پھینکا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ روس کے ساتھ تعلقات کے قیام کے باعث نازی لیڈروں اور فوج کے افسروں میں شدید اختلاف رونما ہو چکے ہیں۔

کونابس ۱۹ - اکتوبر جرمن گورنمنٹ نے لیتھونیا کی جرمن اقلیت کی جرمنی میں واپسی کو فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ وہ دیکھنا چاہتی ہے۔ کہ اسٹونیا اور لٹویا سے جو جرمنی میں واپس آ رہے ہیں۔ ان کی آمد کہاں تک کامیاب ہوتی ہے۔

لنڈن ۱۹ - اکتوبر "رائل اوک" کو غرق کرنے والی آب دوز کا کمانڈر بذریعہ طیارہ ہٹلر کے پاس پہنچا ہے۔ اسے امتیازی نشان دیا جائے گا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ ہم نہایت مشکل سے بندرگاہ میں پہنچے۔ اور دو جہازوں پر تارپیڈو مار کر فوراً واپس آ گئے۔ ہمارے حملہ کے بعد زبردست سرچ لائٹ سطح آب پر پھینکی گئی۔ کئی بم پانی میں مارے گئے۔ مگر ہم بندرگاہ کی حدود سے نکل چکے تھے

جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر دشمن کے نو طیارے اسوقت تک گرائے جا چکے ہیں۔ جن میں سے بارہ برطانوی اور ۷۸ فرانسیسی ہیں۔ جرمنی کا نقصان اس محاذ پر تا حال بالکل معمولی ہے۔ یعنی ۹۶ آدمی ہلاک ۳۵۶ مجروح اور ۱۱۴ مفقود الخبر ہیں۔ ہم نے ۲۵ فرانسیسی افسر اور ۶۱۴ سپاہی قید کر لئے ہیں۔

جرمنی میں چاء کا سٹاک ختم ہو چکا ہے۔ اور درآمد کی کوئی صورت نہیں۔ اسوقت یہ حالت ہے۔ کہ سٹابری کے پتے سکھا کر چاء تیار کی جاتی ہے۔

لنڈن ۱۹ - اکتوبر جرمنی کے ایوان تمدن نے حکم جاری کیا ہے کہ عام کتب خانوں میں سے بیس کتابوں کو پڑھنے کے لئے نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ ان میں سوویٹ روس کی مخالفت کی گئی ہے۔ ان کتابوں کی جگہ نئی کتابیں لکھوائی جا رہی ہیں۔ جن میں یہ ظاہر کیا جائے گا۔ کہ نازی اور بالشویک عزائم میں بہت مشابہت ہے۔ ہٹلر کی کتاب میری جدوجہد اب لائبریریوں سے نہیں حاصل ہو سکتی۔ کیونکہ اسے اندیشہ ہے۔ کہ اس طرح اس کا نیا دوست سٹالین ناراض ہو جائیگا۔

فرانس کی خبریں

پیرس ۱۹ اکتوبر۔ حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے۔ کہ مغربی محاذ جنگ پر کل شب نسبتاً" سکون رہا۔ سخت بارش کی وجہ سے جرمن سرگرمیوں میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ البتہ پیادہ فوج توپ خانہ کی امداد سے حملوں کی کوشش کرتی رہی۔ مگر فرانسیسی افواج نے انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔

رائیٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس خبر کا کہ جرمنوں نے سار کے محاذ پر بہت سی کھوئی پوزیشنیں دوبارہ حاصل کر لی ہیں۔ یہ مطلب نہیں۔ کہ فرانس کو شکست ہو رہی ہے۔ اتحادی ہائی کمانڈ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ معمولی اہمیت رکھنے والی پوزیشنوں کو زیادہ وقعت دینا ٹھیک نہیں۔ اور انہیں ہر قیمت پر اپنے قبضہ میں رکھنے کی پالیسی غلط ہے گذشتہ جنگ میں یہی پالیسی تھی۔ اور نتیجہ یہ ہؤا تھا۔ کہ بالکل غیر اہم مقامات پر ہزاروں جانیں ضائع ہو گئی تھیں۔ اب اتحادی کمانڈر انسانی جان کی قیمت بہت زیادہ سمجھتے ہیں۔

فرانس کے وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ نوآبادیوں سے بیس لاکھ سپاہی اور ۵ لاکھ مزدور میدان جنگ میں لا سکتے ہیں۔ گذشتہ جنگ میں ۵۳۵۰۰۰ سپاہی اور ۲۰۰۰۰۰ مزدور بھرتی کئے گئے تھے۔

آج فرانسیسی کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں وزیر اعظم نے فوجی اور سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ترکی سے معاہدہ پر اظہار اطمینان کیا۔ اور کہا کہ اس سے تینوں ملک یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔

۲۳ اکتوبر سے فرانس میں گوشت کے استعمال پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ آئندہ سوموار کے روز کسی ہوٹل میں گوشت استعمال نہیں کیا جا سکے گا۔ منگل کے روز گائے کا گوشت فروخت نہ کیا جائے گا۔

روس کی خبریں

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ ماسکو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پولینڈ کے روسی علاقہ میں رہنے والے جرمن اگر اپنے ملک میں نہ جانا چاہیں۔ تو انہیں روسی شہری بن کر رہنا پڑے گا۔ اور جرمن شہریت کو ترک کرنا پڑے گا۔

آج دارالعوام میں نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ سوویٹ فوجیں پولینڈ کے مغرب کی طرف آٹھ ہزار مربع میل پر قابض ہو چکی ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا روس سے بہت سا گولہ جرمنی بھیجا گیا ہے۔ کہا جہاں تک ہمارا علم ہے یہ خبر بے بنیاد ہے۔

سوویٹ پیلس کی بنیادوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اور اس کا فولادی ڈھانچہ تیار ہو رہا ہے۔ یہ عمارت دنیا کی بلند ترین عمارت ہوگی۔ اس کی اونچائی ۱۳۷۰ فٹ ہوگی۔ محل کے اوپر لینن کا ۳۳۰ فٹ اونچا بت ہوگا۔ جو چالیس میل کے فاصلہ سے بخوبی نظر آئے گا۔ ڈیکی ہال ۳۳۰ فٹ اونچا ہوگا۔ اور اس میں ۲۱ ہزار نشستوں کا انتظام با آسانی ہو سکے گا۔ چھ ہزار کمرے ہونگے جن میں ۴۰ ہزار آدمی ٹھہر سکیں گے۔ ۲۵۰ لیفٹ ہونگے۔

ہنگری کے سیاہ پوش گارڈ تحریک کے ساتھ تعلق رکھنے والے ایک سو دس افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ لوگ موجودہ حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے

ہندوستان کی خبریں

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ انڈیا آفس نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اور حکومت ہند دونوں حج کی اہمیت کو بخوبی تسلیم کرتی ہیں۔ اور ہندوستانی بندرگاہوں سے حجاج کو لے جانے کے لئے جہازراں کمپنیوں سے جہازوں کے انتظامات کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔

دہلی ۱۹ اکتوبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وائسرائے کا یہ اعلان آخری فیصلہ

نہیں۔ اگر گاندھی جی کو ورکنگ کمیٹی کی طرف سے کامل اختیارات دیدیئے گئے تو وائسرائے پھر انہیں ملاقات کی دعوت دیں گے۔ کانگرسی وزارتوں کے متوقع استعفوں کے بارہ میں سرکاری حلقوں میں سخت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے

متفرق خبریں

نیویارک ۱۹ اکتوبر۔ صدر جمہوریہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ متحارب طاقتوں کی آبدوزیں امریکن سمندروں میں داخل نہ ہوں۔ تمام امریکن بندرگاہیں ان کے لئے بند کر دی گئی ہیں۔ اگر اس کی خلاف ورزی کی گئی۔ تو قانون غیر جانبداری کے ماتحت آبدوز کو زیر حراست کر کے کپتان کو پانچ ہزار ڈالر تک جرمانہ اور تین سال تک قید کی سزا دی جا سکے گی

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ ترکی کے اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ روس کے مطالبات ترکی نے نامنظور کر دیئے ہیں۔ کیونکہ انہیں تسلیم کرنے سے اس کی آزادی کو سخت دھکا لگتا ہے۔ ترکی کوئی ایسا معاہدہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جس سے دره دانیال میں اس کا رسوخ کم ہو۔

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر۔ امریکن کانگرس کے آئندہ اجلاس میں یہ تجویز پیش ہو رہی ہے۔ کہ دفاعی انتظامات کے لئے چار ارب ڈالر منظور کئے جائیں۔ اس رقم سے ۵۰۰۰ نئے اعلیٰ قسم کے بمبار ہوائی جہاز تیار کرائے جائیں گے۔ اس سے قبل چھ ہزار طیاروں کی منظوری حاصل ہو چکی ہے

صوفیہ ۱۹ اکتوبر۔ بلغاریہ کی حکومت آج صبح مستعفی ہو گئی۔ بادشاہ نے نئی وزارت قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو امید ہے۔ مطالبہ کرے گی۔ کہ اسے کامل اختیارات دیئے جائیں۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ پنجاب ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ آج بمبئی پہنچ گئے ہیں۔ اور ۲۱ اکتوبر کی صبح کو یہاں پہنچ جائیں گے۔

ملبورن ۱۹ اکتوبر۔ ڈیفنس منسٹر آسٹریلیا نے اعلان کیا ہے۔ کہ بحری بیڑے

کے تمام ریزرو جہازوں کو بلا لیا گیا ہے اور تیس تجارتی جہازوں کو جنگی بیڑے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ غیر ممالک کو جانے والے جہازوں کو مسلح کر دیا گیا ہے۔ بحری ملازموں کی تعداد ۵ ہزار سے ۱۰ ہزار کر دی گئی ہے۔

روم ۱۹ اکتوبر۔ اٹلی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ کہ لنڈن کا نیا اطالوی سفیر اپنے ساتھ مسولینی کی تجاویز صلح لے کر گیا ہے ہاں اطالوی سفیر نے برطانوی وزیر خارجہ سے بعض مسائل پر تبادلہ خیالات کیا ہے

رنگون ۱۹ اکتوبر۔ جنرل چیانگ کائی شیک کی تقریب سالگرہ پر برما کے چینیوں نے چار ہوائی جہاز بطور عطیہ حکومت چین کو پیش کئے ہیں۔

لکھنؤ ۱۹ اکتوبر۔ یہاں مزید دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ ایسے مضامین کی اشاعت ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔ جن سے مختلف فرقوں کے تعلقات کشیدہ ہوں۔ کسی جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال نہیں کیا جا سکیگا

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ سپین میں اٹلی کا ایک مسافر بردار طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ پندرہ مسافر ہلاک ہو گئے۔

آئس لینڈ کا ایک وفد جنگ سے پیدا شدہ تجارتی مسائل پر حکومت سے گفت و شنید کے لئے یہاں آیا ہے۔

افریقہ کے اطالوی حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ پچاس لاکھ یہودیوں کو حبشہ میں آباد کرنے کی سکیم تیار کی گئی ہے۔ اگر مسولینی نے اس کی منظوری صادر کر دی۔ تو اس سکیم پر فوراً عمل کیا جائیگا

واردھا ۱۹ اکتوبر۔ آج شام کو ایجوکیشن کانفرنس میں مختلف سوالوں کا جواب دیتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔ "اگر آپ بنیادی قومی تعلیم کی خوبی کو تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو اس طرز تعلیم کو جاری رکھنا چاہیئے۔ کانگرسی وزارتیں خواہ قائم رہیں یا ٹوٹ جائیں کانگرس اپنا تعمیری پروگرام جاری رکھے گی۔

بغداد ۱۹ اکتوبر۔ مفتی آف یروشلم کل اچانک یہاں پہنچ گئے اور ... [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah